روزنامہ   ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 ستمبر 2001ء 4 رجب 1422 ہجری - 22 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 216

لشکر بھاگ گئے

جنگ احزاب کے وقت حضور ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے میرے مولیٰ اپنی پاک کتاب کے نازل کرنے والے اور جلد حساب لینے والے۔ عرب کے ان تمام لشکروں کو پسپا کر دے ان کو شکست فاش دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے چنانچہ ایک خوفناک آندھی نے دشمنوں کی آگیں بجھا دیں اور وہ محاصرہ چھوڑ کر افراتفری کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی - غزوۃ الاحزاب حدیث نمبر 386)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب - 26 اگست 2001ء

مہمانوں سے حضرت مسیح موعود کی شفقت کی اعلیٰ مثالیں

اصل دعا کا وقت نصف شب کے بعد ہوتا ہے اس وقت گریہ و زاری کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ھے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے | جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

دعا کا وقت

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ میرا پیدائشی شہر موضع احمد آباد تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم ہے جو بھیرہ سے تقریباً 4 میل کے فاصلے پر ہے۔ میرے والدین سخت حنفی تھے۔ بندہ کو قاضی سید امیر حسین مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود کے اس دعویٰ کیلئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا اور استخارہ کیا اور دعا میں یہ درخواست کی تھی کہ مولا کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے وہ درست ہے۔ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں، لیکن رخ قبلے کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف خسوف کے بہت کم ہے جس سے پتہ چلا کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت نصف شب کے بعد ہوتا ہے۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستانوں میں دودھ آجاتا ہے اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعود کی غلامی اختیار کر لی۔

محبت و پیار کے نظارے

روایات حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ میں قادیان سے واپس مرالے والا پہنچا تو نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ اور مغرب کی نماز کے بعد لوگوں سے کہا کہ میری ایک بات سن کر جانا۔ نماز سے فارغ ہوئے اور میں نے کہا جس طرح آگے میں نماز پڑھایا کرتا تھا کیا آج بھی میں نے اسی طرح پڑھائی ہے؟ یا اس میں کچھ کمی بیشی کی ہے لوگوں نے تعجب کرتے ہوئے کہا نہیں بالکل اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا یہ لوگ بات بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے کوئی علیحدہ کلمہ بنایا ہے، علیحدہ اپنی نمازیں پڑھاتے ہیں یہ بالکل خلاف واقعہ ہے۔ میں نے خود وہاں جا کر دیکھا ہے کہ وہی کلمہ ہے وہی نمازیں ہیں اور وہی شریعت (دینیہ) ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے۔ لوگوں نے کہا کیا آپ قادیان گئے ہوئے تھے میں نے کہا ہاں، میں وہیں گیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہو کر آیا ہوں۔ اس پر وہ سارے مخالفانہ شور مچانے لگے اور انہوں نے مجھے امامت سے الگ کر دیا کہ اس مصلے پر سے اتر جائیں چنانچہ میں اتر گیا اور کہا میں نے پہلے ہی یہ مقام ترک کر دیا ہوا ہے نہ میں آپ کا امام اور نہ آپ میرے مقتدی جب حضرت مسیح موعود کے منکر ہیں تو میں منکرین کا امام نہیں بننا چاہتا۔ اس سے لوگوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولویوں نے مجھ سے قطع تعلق کا اعلان کر دیا۔

قسط ششم

پس میرے قصبہ مرالے والا میں نہ کوئی مجھ سے کلام کرتا اور نہ کوئی اپنے پاس بیٹھنے دیتا اور نہ خود پاس بیٹھتا۔ وہ لوگ جو مجھے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوا کرتے تھے اب وہ میرے سلام کا جواب تک نہ دیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو اکساتے کہ جتنی بھی اس کو تکلیف دی جائے کار ثواب ہے۔ ادھر لوگوں نے مجھ سے قطع تعلق کا اعلان کیا ادھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر پیار و محبت کے نظارے اس قدر دکھائے گئے کہ میرے ایمان میں ترقی در ترقی ہونے لگی۔

عزم و استقلال کی ضرورت

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مغرب کی نماز پڑھا رہا تھا اور آنسو جاری تھے کہ لوگ بجائے صداقت کے متلاشی ہونے کے عداوت کر رہے ہیں۔ اسی طرح میری اضطراری کیفیت ہو گئی جب میں رکوع میں گیا اور میں نے پہلی دفعہ سبحان ربی العظیم کہا تو معاً میرے سامنے سے پردہ اٹھ گیا اور حضرت حسن بصری میرے سامنے آموجود ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے بھی بہت طرح سے ستایا گیا ہے۔ میں نے بہت عزم و استقلال سے کام لیا آپ بھی عزم و استقلال سے کام لیں اور گھبرائیں نہیں۔ پھر معاً بعد نقشہ بدل کر سامنے ایک بزرگ خاتون تشریف لائیں اور فرمانے لگیں بیٹا گھبرانا نہیں۔

مسلسل صفحہ 2 پر

خدمت خلق کا شاندار منصوبہ

احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی یہ دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ اسے خدمت خلق کا کوئی موقعہ ملے اور جب بھی ایسا موقعہ ملتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد والہانہ انداز میں اپنی مالی قربانیاں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں اور آج عالمی سطح پر جماعت احمدیہ خدمت خلق کرنے والی جماعت کے طور پر معروف ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ ''وہ قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپ کے بن جائیں''

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دور خلافت کی پہلی مالی تحریک بیوت الحمد کا اعلان فرمایا جس کا مقصد غرباء، یتیموں بیوگان وغیرہ کو مکانات کی فراہمی تھا آج یہ تحریک قابل رشک خدمت خلق کا شاندار نمونہ بن چکی ہے۔ 80 مکانات میں کنبے آباد ہو چکے ہیں۔ 500 سے زائد مستحقین کو ان کے مکانات کی کمی پوری کرنے کے لئے لاکھوں روپے کی جزوی امداد دی جا چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کے اس شاندار سلسلہ کو جاری رکھنے اور مکانات کی تعداد میں اضافے کے لئے احباب جماعت کے تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام دلی ذوق و شوق اور غرباء کی محبت کے جذبے سے آگے بڑھیں گے اور حضرت خلیفہ رابع کی پہلی مالی تحریک کو مضبوط بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

روحانی نظاروں کی توفیق

دوسرا واقعہ دو تین روز بعد میں ہوا کہ میں تہجد کی نماز پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک اندھیرے میں اجالا ہوا اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے دو بزرگ اتر کر میرے پاس آبیٹھے ہیں- ایک بزرگ مجھ سے فرمانے لگے کہ یہ لوگ کیسے بے سمجھ ہیں- اگر میں جسم عنصری ہوتا تو اس کے ساتھ اکٹھا کیسے رہتا- اس طرح کے نظاروں کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد مجھے اپنے فضل کے ساتھ بہت توفیق عطا فرمائی کہ ان روحانی نظاروں کو دیکھتا ہوں-

شفقت و مہربانی کا سلوک

حضرت چوہدری نظام دین صاحب فرماتے ہیں- طاعون کی پیشگوئی کے موقع پر موضع شکار ماچیاں سے ایک مولوی صاحب کی بیوی اور پانچ بچے اور چھ عورتیں طاعون سے مرعوب ہو کر بارش کے موقع پر بیعت کی غرض سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو گئیں- حضرت صاحب نے ان کی حالت دیکھ کر اور سفر و سردی وغیرہ دیکھ کر نہایت شفقت اور مہربانی سے سلوک فرمایا اور بھیگے ہوئے کپڑوں کی جگہ نئے کپڑے دے دیئے اور سردی دور کرنے کے لئے آگ لگوادی- جب وہ آسودہ حال ہوئیں تو عرض کی کہ خاکساروں کی بیعت قبول فرمائی جائے- حضور نے نرمی اور عنایت سے عرض منظور فرما کر بیعت کے زمرے میں داخل فرما دیا مولوی صاحب کی بیوی نے تاکیدی پیغام حضور کو پیش کیا تو حضور بہت خوش ہوئے- پھر انہوں نے عرض کی کہ حضور کا پس خوردہ بوجہ تبرک ہمیں ملنا چاہئے- چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا- پہلے گوشت روٹی اور دوسرے موقع پر مکی کی روٹی اور ساگ، پھر پلاؤ اور مرغا و آپ مذکورہ نے عرض کی کہ حضور کا کام دماغی بہت ہے اور غذا معمولی ہے- فرمانے لگے کہ خدا تعالیٰ نے جو خوراک کھانے کے واسطے پیدا کی ہے وہی کھانی چاہئے- باقی قوت دماغی صرف خدا عطا فرماتا ہے- چار روز کے بعد عورات مذکورہ اجازت حاصل کر کے واپس لوٹیں-

گورداسپور میں احمدیت

آپ مزید بیان فرماتے ہیں کہ جب حضور اپنی عمر کے آخری ایام میں شہر لاہور میں تشریف لے جا رہے تھے تو بٹالہ میں شب باشی فرمائی رات کے وقت مولوی احمد دین ساکن نارووال جو نہایت مخلص تھے- حضور کے پاؤں دبا رہے تھے اور عرض کرنے لگے کہ حضور ضلع گورداسپور میں بہت کم احمدی ہیں- جواب میں فرمانے لگے کہ یہ تو درست مگر جگہ خالی کوئی نہیں- مثلاً پٹھان کوٹ میں بھی بہت ہیں اور دینا نگر میں بھی اور گورداسپور میں بھی اور بٹالے میں بھی اور ڈیرہ باوانانک میں بھی- اگلے روز مولوی احمد دین صاحب کم ترین کے پاس ڈیرہ باوانانک میں تشریف لائے تو عاجز کو مبارک باد دی-

بہشت میں داخل ہونے کی توفیق

حضور بیعت کے اعلان کے بعد لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے وہاں درزیوں کی بیت الذکر جو کہ سڑک کے پاس واقع ہے- حضور بیت الذکر میں تقریر فرما رہے تھے اور شہر میں مولویوں کا شور برپا تھا- ایک مولوی دکان پر مجلس لگائے تقریر کر رہا تھا، جو شخص آج مرزا کو قتل کر دے وہ سیدھا بہشت میں داخل ہو گا- ایک دیہاتی بول اٹھا کہ یہ تو بڑا سہل کام ہے، ایک روز مرنا تو ہے ہی وہ لاٹھی لے کر باہر چلا گیا- وہاں پہنچا تو حضور تقریر کر رہے تھے باہر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا- اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا کہ سن تو لیں، سنتا رہا، سنتے سنتے متغیر ہو گیا- قدموں میں جا گرا اور پکار کر کہنے لگا کہ میری بیعت منظور فرمائیں- حضور نے بیعت لی پھر وجد میں آ کر کہنے لگا کہ میں تو اس ارادے پر آیا تھا- ایک مولوی شہر میں تقریر کر رہا تھا کہ جو مرزا صاحب کو قتل کرے بہشتی ہو جاوے گا- حضور اگر اجازت دیں تو میں اس کو ہلاک کر دوں حضور نے اس کو بند کر دیا اور فرمایا کہ تم تو بہشتی ہو گئے- اس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس کی وجہ سے تمہیں بھی بہشت میں داخل ہونے کی توفیق عطا ہوئی-

حضرت سید حسین شاہ صاحب ابن سید فضل شاہ صاحب ساکن موضع مدینہ ضلع گجرات پنجاب- خاکسار نے تقریباً 20 برس کی عمر میں جنوری 1907ء میں حضور کی بیعت بذریعہ خط مردان ضلع پشاور میں کی تھی- اس سے پہلے اہلحدیث تھا- لیکن بیعت کے بعد میں جنوری 1907ء میں ہی قادیان پہنچا تا کہ حضور کی ملاقات سے محروم نہ رہوں- ایک دفعہ ظہر یا عصر کے وقت حضور بیت الذکر میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک دوست نے عیسائیوں کا ایک اعتراض بیان کیا تو حضور کا چہرہ لال ہو گیا اور بڑے زور سے اس کا جواب دیا- پھر فرمایا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب یہاں ہیں؟ اس پر مولوی صاحب حاضر ہوئے حضور نے فرمایا مولوی صاحب اس حدیث سے متعلق کوئی رسالہ لکھو-

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 175

شاندار مستقبل کی پیشگوئی

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ 1925ء کے اختتامی خطاب میں جماعت کی خطرناک مالی مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے مخلصین جماعت سے سالانہ آمد کا چالیس فیصد چندہ خاص دینے کی خصوصی تحریک کی اور فرمایا "آپ لوگ یہ مت خیال کریں کہ یہ کام کس طرح چلے گا میں اس وقت ان کو مخاطب نہیں کرتا جو قوی ہیں بلکہ ان کو مخاطب کرتا ہوں جو کمزور ہیں اور جو ہمارے لئے بوجھ بنے ہوئے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے- میں نے یہ جگہ اس وقت دیکھی تھی جب یہ ویران پڑی تھی- اور وہ وقت بھی دیکھا ہے جب حضرت مسیح موعود سیر کے لئے نکلتے تو ایک آدھ آدمی آپ کے ساتھ ہوتا تھا اور وہ بھی آپ کا ملازم- مگر آج خود حضرت مسیح موعود نہیں بلکہ آپ کے غلام کی یہ حالت ہے کہ ہجوم میں سے چور کی طرح بھاگ کر نکلتا ہے تا کہ ہجوم میں گھر نہ جائے- پس وہ خدا جو ایک سے بڑھا کر اتنے آدمی کر سکتا ہے اور جو لاکھوں روپیہ چندہ بھیج سکتا ہے وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو بڑھائے گا- اس وجہ سے میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یہ سلسلہ ترقی نہیں کرے گا اور دنیا کی کوئی روک اس کے رستہ میں حائل ہو جائے گی- پس میں سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے کہتا ہوں خدا کے فضل سے یہ سلسلہ ان مشکلات سے نکلے گا اور **انہی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ فتح و نصرت دیگا جو آج کمزور سمجھے جاتے ہیں اور جو واقعہ میں کمزور ہیں بھی- دیکھو بہادر جرنیل وہی سمجھا جاتا ہے جو معمولی سپاہیوں کو لیتا اور ان کے ذریعہ عظیم الشان کام کر کے دکھاتا ہے- میں اپنے لئے نہیں کہتا کیونکہ یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے اس لئے جس کے سپرد بھی خدا تعالیٰ اس سلسلہ کا انتظام کرے گا- اسے ایسی قوت اور طاقت بخشے گا کہ آج جو کمزور نظر آتے ہیں انہی کے ہاتھوں فتح حاصل ہو گی-**

انہیں اپنے نفسوں پر بدظنی ہو تو ہو مگر مجھے حسن ظنی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن آئے گا جب میری حسن ظنی پوری ہو کر رہے گی-

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر مالی اخراجات ہماری جماعت کے لوگوں پر بوجھ ہیں تو دوست کیوں (دعوت الی اللہ) پر خاص زور نہیں دیتے- میں نے انہیں کب روکا ہے کہ وہ جماعت کو نہ بڑھائیں- وہ کیوں نہیں جلدی جماعت بڑھاتے تا کہ یہ بوجھ آپ ہی کم ہو جائے- یہ ہمارا قصور نہیں بلکہ ان کا اپنا ہی قصور ہے- آپ لوگ اگر جماعت بڑھائیں تو مالی بوجھ آپ ہی کم ہو جائے- گو اصل بات تو یہ ہے کہ مومن کا یہ بوجھ مرنے کے بعد ہی کم ہوتا ہے زندگی میں نہیں ہو سکتا"-

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 168-169)

کیسے ہی وہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں نا امید
آیت لاتیئسوا رکھتی ہے دل کو استوار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار
(درثمین)

اعلیٰ اخلاق

ایک روز کا ذکر ہے حضور صبح سیر کیلئے نکلے اور لوگ بھی کثرت سے ساتھ تھے- خاکسار بھی ان میں شامل تھا ہر ایک شخص یہی چاہتا تھا کہ میں ہی حضور کے ساتھ جاؤں میں بھی اس خیال سے دوڑ کر حضور کے قریب پہنچا لیکن اتفاق سے میرا پاؤں حضور کی چھڑی سے لگ گیا اور چھڑی حضور کے ہاتھ سے گر گئی خاکسار کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں حضور ناراض نہ ہوں- میں قربان جاؤں حضور کے اخلاق پر حضور نے واپس مڑ کر بھی نہ دیکھا- میں نے جلدی سے وہ چھڑی اٹھا کر حضور کے ہاتھ سے لگا دی- حضور نے اس پر بھی بغیر پیچھے دیکھے چھڑی ہاتھ میں لے لی-

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

مجلسِ عرفان

ریکارڈنگ 10 مارچ 2000ء

سوال: کتنے سال کے بچوں پر حج فرض ہو جاتا ہے؟

جواب: جب بچہ بالغ ہو جائے تو حج فرض ہوتا ہے اسکی بھی شرائط ہیں وہ پوری ہوں پھر فرض ہوتا ہے۔

سوال: آپ کا پسندیدہ جانور کون سا ہے؟

جواب: گھوڑا

سوال: 19 فروری بروز ہفتہ بچوں کی کلاس میں ایک بچے نے ربوہ کے بارے میں ایک مضمون پڑھا اس نئے مرکز کے بارے میں تفصیل سے بتایا لیکن اس تعلق میں حضرت نواب محمدالدین صاحب کا ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے دن رات محنت کر کے جگہ تلاش کی اور تمام ضروری امور طے کئے۔ سیدی اس بارے میں اگر کچھ فرمائیں تو نوجوانوں کے علم میں بہت سی باتیں آئیں گی؟

جواب: جزاکم اللہ آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے اور مجھے بھی احساس ہوا ہے کہ یہ تو بڑی غلطی ہو گئی ہے حضرت نواب محمد دین صاحب کا ذکر تو ضرور ہونا چاہئے تھا اس بارے میں میں نے ربوہ لکھا تھا کہ وہ تفصیل سے جواب دیں حضرت نواب محمد دین صاحب کے متعلق پوری تاریخ لکھیں اور جو خدمات انہوں نے کی تھیں جواب آیا ہوا ہے سن لیں۔

محترم نواب صاحب کی پیدائش تلونڈی عنایت خان میں 1872ء میں ہوئی۔ 1880ء میں آپ کی ابتدائی تعلیم شروع ہوئی اور آپ نے پسرور اور سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کا تعلق راجپوت باجوہ خاندان سے تھا اور آپ کے بزرگ راجہ فتح چند جی نے اسلام قبول کیا تھا جو (آئین اکبری کے مطابق) صوبہ پسرور کے گورنر تھے۔ ان کی اولاد میں سے عنایت اللہ خان ہوئے جن کے نام سے قصبہ تلونڈی عنایت خان بسا۔ آگے ان کے لڑکے دیندار صاحب کی اولاد سے جناب خان بہادر اور پھر چوہدری نواب محمد دین صاحب ہوئے۔

محترم نواب صاحب نے میٹرک کر کے بطور پٹواری ملازمت شروع کر دی۔ 1891ء میں آپ نائب تحصیلدار ہوئے اور 1894ء میں آپ کو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ بنا دیا گیا۔ 1898ء میں آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور 1901ء میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنائے گئے۔ 1904ء سے 1906ء تک دہلی میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور آپ کی خدمات کا اعتراف خواجہ حسن نظامی نے بہت خوبی کے ساتھ کیا۔ 1910ء میں نواب صاحب کو والئی ریاست مالیر کوٹلہ نے حکومت سے مستعار لیا اور آپ کو مہتمم بندوبست مقرر کیا۔ آپ کے اس کام کی تعریف کرنل گیرے پولیٹیکل ایجنٹ پنجاب نے بہت کی اور ان خدمات کے صلہ میں 1918ء میں آپ کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا۔ 1919ء میں آپ "سب ڈویژنل آفیسر" پاکپتن اور خانیوال رہے۔ 1922ء میں کچھ عرصہ پونچھ حکومت نے آپ کی خدمات مستعار لیں اور آپ وہاں مہتمم بندوبست اور ریونیو آفیسر کام کرتے رہے۔ اسی سال ضلع رہتک میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ 1924ء میں آپ کو ریاست بہاولپور نے مستعار لیا لیکن وہاں کی پارٹی بازی کی وجہ سے آپ ایک سال بعد ہی واپس آگئے اور آپ کو ضلع شیخوپورہ کا ڈپٹی کمشنر لگایا گیا۔ 1928ء میں آپ ریٹائرڈ ہوئے تو الوداعی پارٹی میں پنجاب کے گورنر سر جفری باؤنٹ مورنسی اور سردار بوٹا سنگھ پریذیڈنٹ پنجاب کونسل نے آپ کی بہت تعریف کی۔

اکتوبر 1930ء میں آپ نے کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کا انتخاب جیتا اور 1931ء میں آپ کو ریاست جے پور کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ تقریباً پانچ سال وہاں آپ مقیم رہے اور حکومت نے نواب کا خطاب دیا۔ پھر چھ سال تک ریاست جودھپور کے ریونیو منسٹر رہے۔

ایک دفعہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کا راز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں نے مجھے تین باتوں کی نصیحت کی تھی جن پر میں عمل پیرا رہا ہوں: اول۔ والدین کی خدمت۔ دوم۔ صبح سویرے جاگنا۔ سوم۔ ہر اپنے سے بڑے اور راستہ میں ملنے والے کو سلام کہنا۔

1889ء میں آپ سیالکوٹ میں ہائی سکول کے طالب علم تھے جہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مدرس تھے۔ آپ روزانہ عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود سے متاثر تھے لیکن بیعت کرنے میں توقف رہا جس کا آپ کو آخر تک افسوس رہا۔ چنانچہ آپ نے مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔

پندرہ جولائی 1949ء کو محترم نواب صاحب نے 77 سال کی عمر میں وفات پائی تو حضرت مصلح موعود نے نئے مرکز سلسلہ کے قیام کے سلسلہ میں کی جانے والی آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا:

"جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پانا تھا۔ اسی طرح ایک نئے مرکز کا قیام ایک دوسرے آدمی کے سپرد تھا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب مرحوم سے ہے۔ جن کی اس ہفتہ میں وفات واقع ہوئی ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی وفات کی وجہ سے ربوہ میں کوئی ایسا نشان مقرر کیا جائے۔ جس کی وجہ سے جماعت ہمیشہ ان کی قربانیوں کو یاد رکھے اور اس بات کو مت بھولے کہ کس طرح ایک اسی سالہ بوڑھے نے جو محنت اور جفاکشی کا عادی نہیں تھا۔ جو ڈپٹی کمشنر اور ریاست کا وزیر رہ چکا تھا۔ جو صاحب جائیداد اور متمول آدمی تھا۔ 1947ء سے 1949ء کے شروع تک باوجود اس کے کہ اس کی طبیعت اتنی مضمحل ہو چکی تھی کہ وہ طاقت کا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا۔ اپنی محنت اور اپنے آرام کو نظرانداز کرتے ہوئے رات اور دن ایک کر دیا کہ کسی طرح جماعت کا نیا مرکز قائم ہو جائے۔ سینکڑوں دفعہ وہ افسروں سے ملے۔ ان سے جھگڑے کئے۔ لڑائیاں کیں۔ منتیں اور خوشامدیں کیں اور پھر مرکز کی تلاش کے لئے بھی پھرتے رہے...... ہمارے مرکز کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ بڑی اہم چیز تھی۔ اگر ہمارا نیا مرکز کامیاب ہو گا اور ہمیں یقین ہے کہ وہ کامیاب ہو گا تو یہ ایک ایسی ہی اہمیت رکھنے والی چیز ہو گی جیسے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذہبی مرکزوں کی تعمیر اہمیت رکھتی تھی۔ مقامات مرکزی کا قیام ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد دین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور رتبہ انہی کا ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی۔ لوگ ان کے لئے دعا بھی کریں گے اور ان کی قربانی کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہو گا کہ وہ ان جیسا کام کریں۔ کجا ایک بوڑھا بیمار اور کمزور آدمی اور کجا اس کی یہ حالت کہ وہ دن کو بھی وہاں موجود ہے اور رات کو بھی موجود ہے اور رپورٹیں پیش کر رہا ہے کہ آج میں فلاں سے ملا تھا۔ آج فلاں سے ملا تھا...... وفات سے دس دن پہلے انہوں نے مجھے لکھا کہ اب ربوہ میں تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے اور چونکہ یہ کام نگرانی چاہتا ہے اور میری صحت ٹھیک ہو گئی ہے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ ربوہ چلا جاؤں اور کام میں مدد دوں۔ سینکڑوں کام دنیا میں ہوتے ہیں لیکن بہت برکت والا ہے وہ آدمی جس سے کوئی ایسا کام ہو جائے جو اپنے اندر تاریخی عظمت رکھتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کا ان کے ہاتھ سے ہونا ان کی کسی بہت بڑی نیکی کی وجہ سے تھا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ پیچھے آئے مگر آگے گزر گئے۔ جب تک یہ مرکز قائم رہے گا ان کا نام بطور یادگار دنیا میں لیا جائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ قادیان کے واپس مل جانے پر اس مرکز کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اول تو ہمیں ایک ہی وقت میں کئی مرکزوں کی ضرورت ہے۔ دوسرے یہ مرکز ایک پیشگوئی کے تحت قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو خاص امتیاز حاصل ہے کہ ربوہ کے نام کے ساتھ نواب محمد دین صاحب کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

سوال: ابھی اس سوال جواب کی محفل سے قبل میں ریڈیو سن رہا تھا اس کے مطابق برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے تین بار قرآن کریم پڑھ لیا ہے حضور کیا جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ باترجمہ قرآن ان کو پیش کیا جا سکتا ہے تا ان کو صحیح (دین) کا علم ہو؟

جواب: آپ پیش کریں۔ لیکن یہ تین بار پڑھنے والی بات پہ مجھے یقین نہیں آرہا۔ اگر انگلستان ریڈیو کی خبر ہے تو اللہ کرے انہوں نے پڑھا ہو۔ پتہ نہیں کس کا ترجمہ پڑھا ہے انہوں نے آپ ان کو پوچھیں اور جماعت کا ترجمہ ان کو تحفۃً جماعت کی طرف بھجوا دیں۔

سوال: سیدی۔ حضور نے ایک دفعہ ذکر فرمایا تھا کہ دنیا میں مختلف تیل کے ذخائر ہیں یہ ڈائنوسارز کے زمین سے ختم ہونے پر ان کے جسم سے بنے ہیں میرا سوال یہ ہے کہ بہت سے ممالک میں تیل سمندر کی تہہ سے نکلتا ہے وہاں یہ کس چیز سے بنا ہے؟

جواب: دیکھیں اگر یہ میں نے کہا کہ صرف ڈائنوسارز سے تیل بنا ہے تو یہ غلط ہے تیل بننے کی مختلف وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے اور جنگلوں

باقی صفحہ 5 پر

صبر اور راضی برضائے الٰہی رہنے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے

اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے

مرتبہ: محمد آصف عدیم صاحب

صبر کی حقیقت

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں- اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے- لیکن جاننا چاہئے کہ خداتعالیٰ کی پاک کتاب کے رو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے- بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے- یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے-

پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو خداتعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں...... غرض اس خلق کا نام صبر اور رضا برضاء الٰہی ہے اور ایک طور سے اس خلق کا نام عدل بھی ہے- کیونکہ جبکہ خداتعالیٰ انسان کی تمام زندگی میں اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور نیز ہزارہا باتیں اس کی مرضی کے موافق ظہور میں لاتا ہے اور انسان کی خواہش کے مطابق اس قدر نعمتیں اس کو دے رکھی ہیں کہ انسان شمار نہیں کر سکتا تو پھر یہ شرط انصاف نہیں کہ اگر وہ کبھی اپنی مرضی بھی منوانا چاہے تو انسان منحرف ہو اور اس کی رضا کے ساتھ راضی نہ ہو اور چون و چرا کرے یا بے دین اور بے راہ ہو جائے-"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 55 تا 57)

صبر کا اجر بے حساب ہے

جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اس کو بالآخر اجر ملتا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے...... صبر وہ ہے جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے- غرض بعد میں خود وقت گزرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے- یہ بے حساب اجر کا وعدہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہی مقدر ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418- 419)

صبر کا مقام

خداتعالیٰ فرماتا ہے "پس صبر کرنے والوں کو بشارت دو" (البقرہ 156) یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو- بلکہ صبر کرنے والوں کو- اس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جاوے بلکہ صبر اور استقلال سے خداتعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے...... اہل اللہ کے دو ہی کام ہوتے ہیں

جب کسی بلا کے آثار دیکھتے ہیں- تو دعا کرتے ہیں؛ لیکن جب دیکھتے ہیں کہ قضا و قدر اس طرح پر ہے تو صبر کرتے ہیں- جیسے آنحضرت ﷺ نے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کیا-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 297)

صبر بھی ایک عبادت ہے

صبر بھی ایک عبادت ہے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے- یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے- یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے- دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے- جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے- اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح ہماری جماعت خداتعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے- صبر جیسی کوئی شئے نہیں ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 544)

مقام صبر و رضا کے آداب

اس سے بڑھ کر انسان کے لئے فخر نہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے- جو اس کے ہو جاتے ہیں وہ ان سے مساوات بنا لیتا ہے- کبھی ان کی مانتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے...... یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں- لوگ ایسے موقعہ پر دھوکا کھاتے ہیں- اور کہتے ہیں کہ دعا کیوں قبول نہیں ہوتی- ان کا خیال ہے کہ خدا ہماری مٹھی میں ہے جب چاہیں گے منوا لیں گے- بھلا امام حسین علیہ السلام پر جو ابتلا آیا تو کیا انہوں نے دعا نہ مانگی ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر بچے فوت ہوئے تو کیا آپؐ نے دعا نہ کی ہو گی- بات یہ ہے کہ یہ مقام صبر اور رضا کے ہوتے ہیں-

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 442- 443)

حضرت رسول کریمؐ کا بے مثال صبر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ہی قوم سے مشکلات اور انکار کا مرحلہ پیش آیا ...... مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا- آئے دن قتل کے منصوبے ہونے لگے اور یہ زمانہ اتنا لمبا ہو گیا کہ تیرہ برس تک برابر چلا گیا- تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا- اس عرصہ میں آپؐ نے جس قدر دکھ اٹھائے ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے- قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی تھی اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تو بھی صبر کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے، اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں- لیکن اس کے مقابلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا-

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 153)

ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا- اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو آپ نے اسے فرمایا تو خداتعالیٰ سے ڈر اور صبر کر- اس کمبخت نے جواب دیا کہ تو جا تجھ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی- بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں- جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپؐ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں صبر کرتی ہوں- آپؐ نے فرمایا کہ الصبر عند الصدمة الاولی- صبر وہ ہے جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے-

حضرت مسیح موعود کا صابرانہ انداز

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو- صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے- صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے...... اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے- نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں- تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو- تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے- میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو- تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو- تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں...... ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئی ہیں- اور میں اعتبار نہیں کرتا کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو- لیکن

باقی صفحہ 7 پر

صلاحیت‘ محنت‘ جدت سے معمور شخصیت

سلسلہ کے مخلص اور وفادار خادم - محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

عبدالسمیع خان

خاکسار نے جس قدر مطالعہ کیا ہے محترم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر مرحوم کی شخصیت تین اہم امور سے عبارت تھی-

صلاحیت، محنت، جدت

خداتعالیٰ نے انہیں مختلف قسم کی صلاحیتوں سے نوازا تھا- انہوں نے ان کو خوب پروان چڑھایا- انہوں نے بہت سے شعبوں میں جھنڈے گاڑے- وہ کاروبار کا میدان ہو، دعوت الی اللہ کا میدان ہو درس و تدریس کا میدان ہو- انہوں نے ہر ایک میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا-

وہ اپنی صلاحیتوں کے بھرپور استعمال کرنے میں بہت محنت اور جدوجہد سے کام لینے کے عادی تھے- ان کی لغت میں سستی اور تساہل کے الفاظ نہ تھے- غفلت ان کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی- ان کے دفتر میں داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا چارٹ لگا دکھائی دیتا تھا جس کے اوپر صرف دو الفاظ تھے- ”ابھی کرو“- مشہور محاورہ ہے آج کا کام کل پر نہ ڈالو مگر وہ اپنا کام کل پر نہیں آج کے کسی اور وقت پر ٹالنے کے قائل بھی نہ تھے- جو کام کرنا ہے وہ ابھی کرو- اور ایک کے بعد دوسرا کرتے چلے جاؤ-

ان کی محنت کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ اپنے کاموں میں مسلسل جدت پیدا کرتے رہتے تھے- نئے نئے خیالات جدید سوچ اور انوکھے طریقے ایجاد کرتے رہتے تھے- ان کا کیور یٹو سسٹم خود اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے- حتیٰ کہ اخبارات کے اشتہاروں میں بھی ان کی جدت اور تنوع نظر آتا تھا- جس کے ذریعہ وہ دعوت الی اللہ بھی کرتے رہتے تھے- کبھی عالمی تحریک صحت شروع کی کبھی سمپلز سسٹم کبھی روزمرہ بیماریوں پر لکھنا شروع کیا- ان کا ذوق جدت انہیں نچلا نہ بیٹھنے دیتا تھا-

ان بنیادی صفات کے ساتھ ان کی پہلی اور سب سے بڑی وفاداری اپنی جماعت کے ساتھ تھی- جہاں رہے درس قرآن و حدیث کا شوق جاری رکھا- متبادل جلسہ ہائے سالانہ میں مجھے بھی کم از کم دو تین دفعہ ان کے ساتھ جانے کا موقع ملا- وہ ہمیں اپنی کار میں ہمراہ لے گئے سارا راستہ اپنی دعوت الی اللہ کی مہمات کے قصے سناتے رہے انہوں نے کئی مناظرے بھی کئے تھے وہ بھی مزے لے لے کر سناتے- جلسے میں بڑی دھواں دھار تقریر کی اور ساتھ ہی نظم بھی سنائی اس لحاظ سے وہ اپنی ذات میں انجمن تھے-

طبیعت میں بڑی بشاشت اور شگفتگی تھی- جب بھی اور جہاں بھی ملاقات ہوتی خوشی اور مسرت سے ملتے- ان سے مل کر اپنائیت کا احساس ہوتا تھا-

خدا کی راہ میں چندوں میں تو ان کا قدم آگے تھا ہی غریبوں اور ناداروں کا بھی بڑا خیال رکھتے- اپنے گاؤں سے تعلق رکھنے والے مستحقین کو بول حق دیتے اور اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی خدمت کر کے دلی سکون محسوس کرتے تھے-

وہ ایک وضعدار اور باوقار انسان تھے- گھر سے باہر اچکن ان کے لباس پر خوب بجتی تھی- اور ہاتھ میں اکثر اوقات عصا ہوتا- بازار میں دکاندار سے اچھا مال خریدتے اور خوب چھان پھٹک کر لیتے-

ان کی شاعری اخلاص اور محبت کی شاعری تھی جماعتی واقعات کو نظم کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھی- انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی زمانہ میں انہوں نے ایک اخبار میں روزانہ قطعات لکھنے بھی شروع کئے تھے جو بعض وجوہ کی بناء پر زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا- انہوں نے گزشتہ عرصہ میں اہم جماعتی واقعات پر بعض تاریخی نظمیں کہہ کر اپنے ذوق کو تسکین دی-

انہوں نے ایک سال عالمی بیعت سے متعلق ایک نظم کہی جو انہیں بھیجنے میں تاخیر ہو گئی- میں نے اسے سنبھال لیا اور ان کے اصرار کے باوجود ایک سال اسے محفوظ رکھا اور اگلے سال عالمی بیعت کی خبر کے ساتھ جب وہ نظم شائع ہوئی تو اہل ذوق طبقہ میں بے پناہ مقبول ہوئی لوگ انہیں تازہ کلام کی مبارکباد دیتے تو وہ بتاتے کہ اس میں آدھا حصہ ایڈیٹر الفضل کا ہے-

قریباً ایسا ہی واقعہ اس نظم کے متعلق پیش آیا جو انہوں نے عیدالاضحیہ کے بعد حضور انور کی طرف سے وسیع دعوت طعام سے متعلق کہی تھی- اس نے بھی بڑی شہرت حاصل کی-

ان کی ایک اور خوبصورت اور دلکش نعتیہ نظم ہے- جس کا پہلا مصرع ہے ’

محمد مصطفیٰ ہے، مجتبیٰ ہے‘

یہ ایک طویل نظم ہے جسے وہ نعت مرکب کہتے تھے-

اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کو اس زمانہ تک ممتد دکھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کا والہانہ ذکر کیا ہے- یہ نظم انہوں نے غالباً 1976ء میں بیت مبارک میں ہونے والے ایک نعتیہ مشاعرہ میں پہلی دفعہ سنائی- وہ بتاتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بعض احباب نے جب اس نظم کے متعلق بتایا تو حضور نے گھر بلا کر ان سے یہ نظم سنی جب کہ پردہ کے پیچھے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی سن رہی تھیں- بعد میں اس نظم کو انہوں نے نعت مرکب کے نام سے شائع کروایا- اس کا ایک حصہ الفضل کے سالانہ نمبر 99 بعنوان صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شائع ہوا- یہ ان کی وفات سے تھوڑی دیر بعد کی بات ہے احباب نے اس نظم کو اس سارے مواد کے پس منظر میں بہت پسند کیا-

میرا ان سے پہلا تعارف اسی مذکورہ بالا مشاعرہ میں ہوا- بعد میں ان سے علمی رابطہ بھی رہا اور جماعتی رسائل میں میرے مضامین کی اشاعت پر بہت حوصلہ افزائی کرتے- الفضل کے لئے اچھے مشوروں سے نوازتے کوئی دو سال قبل مجھے دانتوں میں تکلیف ہو گئی- تو اصرار سے کلینک پر بلایا- معائنہ کیا، دوا دی اور خدا کے فضل سے اس سے کافی فائدہ ہوا-

الغرض وہ ایک ہمدرد نوع انسان، مخلص اور وفادار فرد تھے- دین کے خادم اور ہمہ وقت متحرک اور چست وجود تھے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار برکتیں نازل فرمائے-

---

بقیہ صفحہ 3

کے سمندروں کے نیچے ڈوب جانے سے زلزلوں کی وجہ سے اور کئی وجوہات کی بنا پر اوپر کی مٹی نیچے چلی جاتی ہے تو بہت سے بے شمار درخت جو نیچے دفن ہو گئے ان پر جو دباؤ پڑا ہے اس کی وجہ سے وہ پگھل کے وہ تیل میں تبدیل ہو گئے تو جہاں تک ساحل سمندر کا تعلق ہے کہ ڈائنوسارز وغیرہ زلزلے میں سمندر کے نیچے دفن ہوئے ہیں جب یہ ختم ہوئے ہیں ڈائنوسارز تو سمندر کے ساحل کے ساتھ نیچے چلے گئے اور وہاں دباؤ کے نتیجے میں ان کے اندر جو انرجی تھی وہ ساری تیل کی انرجی میں تبدیل ہو گئی اور وہاں سے یہ اس کو نکال کر باہر لاتے ہیں-

سوال: بنی اسرائیل نے اپنی مجبوری کی وجہ سے خود ہی ہجرت کی تھی تو ان کو یہ کیا حق تھا کہ فلسطین پر وہ پھر حملہ کریں اور ان کے شہروں میں داخل ہوں یہ تو زیادتی ہے؟

جواب: اصل میں فلسطین جو لفظ ہے یہ ایک ایسی قوم کے نام پر ہے جو اس علاقے میں آباد تھی اور ان کے مظالم سے تنگ آ کر بنی اسرائیل وہاں سے نکلے تھے یہ خیال کہ اپنے شوق سے نکل آئے تھے بالکل غلط ہے- فلسطینیوں نے جب ان لوگوں پر ظلم کئے تو زبردستی ان کو ان کے شہروں سے نکال دیا تو انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ جب بھی ان کو موقع ملے اور توفیق دے خدا یہ دوبارہ ان شہروں پر قبضہ کریں تو یہ حضرت موسیٰ کی زیادتی نہیں تھی آپ کہتے تھے کہ شہر میں داخل ہو جاؤ- اور ان کا بنیادی حق تھا کہ واپس ان شہروں میں آباد ہوں اور اللہ تعالیٰ نے پھر مغلوب بھی کر دیا ان شہروں کو اور وہاں بنی اسرائیل آباد ہو گئے-

---

ایم ٹی اے کی ویب سائٹ

ایم ٹی اے کے پروگرامز انٹرنیٹ کی سائٹ www.alislam.org پر دیکھے جا سکتے ہیں- نیز www.ahmadiyyah.com پر بھی پروگرامز اور مختلف مفید معلومات موجود ہیں- احباب ان سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں-

آسٹریلیا کی خبریں

قمر داؤد کھوکھر صاحب

عیسائیوں کی اپنے مذہب سے عدم دلچسپی

آسٹریلیا میں عیسائی گرجوں میں اتوار کے دن عبادت کے لئے آنے والے لوگوں کی تعداد میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ اسی ضمن میں میلبورن میں اینگلیکن فرقے کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں وہ مایوس کن ہیں۔ 2000ء کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال چرچ میں عبادت کے لئے آنے والوں کی تعداد میں 12 فیصد کمی ہوئی ہے۔ 1999ء میں میلبورن کے گرجوں میں 20687 عیسائی حضرات اتوار کے دن عبادت کے لئے حاضر ہوئے۔ جبکہ 2000ء میں یہ تعداد کم ہو کر 17 ہزار تک رہ گئی جبکہ میلبورن 32 لاکھ کی آبادی کا شہر ہے۔

میلبورن اور اس کے گرد و نواح میں صرف اینگلیکن فرقے کے گرجے ہیں۔ اور ان گرجوں میں 50 گرجے ایسے ہیں جن میں حاضرین کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان گرجوں کی عمارتیں وسیع ہیں اور ان میں 9 ہزار سے بھی زیادہ افراد ہر اتوار کو آتے ہیں۔ جبکہ چھوٹے گرجوں میں یہ تعداد اور گر جاتی ہے۔ یعنی 231 چھوٹے گرجوں میں عبادت کرنے والوں کی تعداد ایک سو سے بھی کم ہوتی ہے۔ ان چھوٹے گرجوں میں سے بھی 68 گرجے ایسے ہیں جن میں ہر ہفتہ پچاس سے بھی کم افراد عبادت کے لئے آتے ہیں۔ اور ان گرجوں میں لوگوں کی تعداد میں 25 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ میلبورن کے یہ اینگلیکن چرچز 3 ملین ڈالرز سالانہ کے اخراجات سے چلائے جا رہے ہیں۔ اسی خطیر رقم کا نصف تو انوسٹمنٹ سے حاصل ہوتا ہے اور باقی نصف چرچز خود اکٹھی کرتے ہیں۔ جبکہ سڈنی کے گرجے 15 ملین ڈالرز سے زائد رقم سے چل رہے ہیں اور یہ رقم ساری تجارتی سرمایے سے حاصل کی جاتی ہے۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق پورے آسٹریلیا میں صورتحال یہ ہے کہ کل آبادی کا دس فیصد یعنی 1.5 ملین افراد اتوار کے دن گرجے میں عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ جبکہ 1960ء میں گرجوں میں آنے والوں کی تعداد شرح 45 فیصد تھی اور موجودہ تعداد میں بھی نصف کیتھولکس کی ہے اور باقی دوسرے عیسائی فرقوں کی۔

عیسوی کیلنڈر میں عیسائیوں کے تہوار ایسٹر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جو عیسائی عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰ کے واقعہ صلیب اور ان کے دوبارہ زندہ ہونے اور آسمان پر جانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی ایک تہائی عیسائی اپنے اس تہوار کی رسومات منانے کے لئے گرجوں میں حاضر ہوئے۔

پروفیسر گیری ڈی بوما (Gary.D.Bouma) جو میلبورن میں موناش یونیورسٹی میں مذہب کے ماہر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آسٹریلین لوگوں کی اکثریت کو یہ معلوم نہیں کہ ایسٹر کا تہوار کیا ہے۔ اگر آپ 40 سال سے کم عمر افراد سے بات کر کے دیکھیں تو وہ عیسائیت سے قطعی نابلد ہوگا۔ یہی نہیں کہ بلکہ نئی نسل عیسائی مذہب کو فرسودہ اور میوزیم کی چیز قرار دیتی ہے۔ اور یہ پروفیسر اس کی وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ عیسائیت نے اپنی اصل بنیاد چھوڑ دی ہے۔ اسی طرح میلبورن ہی کے اینگلیکن بشپ Peter Carnley نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ مسیح کی صلیب پر وفات کے نظریہ سے متعلق تعلیمات ناکافی ہیں۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے عیسائیت کے بنیادی عقائد سے انحراف کا اظہار کیا تھا۔

چرچ اور عیسائیت کی اس صورت حال کو اینگلیکن فرقے کے لوگ خطرے کی علامت قرار دے رہے ہیں اور اسے نوشتۂ دیوار کہہ رہے ہیں کہ اگر گرجوں میں عبادت کرنے والوں کی تعداد میں کمی کی شرح اسی طرح بڑھتی رہی تو یہ گرجے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

(ماخوذ روزنامہ "The Age" 14، 15 اپریل 2001ء)

بلیوفن ٹونا ایک قیمتی مچھلی

آسٹریلیا کے سمندروں میں پائی جانے والی مچھلی بلیوفن ٹونا (Bluefin Tuna) دنیا کی مہنگی ترین مچھلی شمار ہوتی ہے اور اب اس کی تعداد سمندروں میں کم ہونے کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔

بلیوفن ٹونا بڑے سمندروں، بحرالکاہل، بحر اوقیانوس اور بحر ہند میں پائی جانے والی مچھلی ہے۔ اس کی دم بعض مچھلیوں میں ہلال کی طرح اور بعض میں کانٹے (Fork) کی طرح ہوتی ہے۔ اس کا رنگ ہلکا یا گہرا سلور ہوتا ہے اور اس کی جلد چمکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی جلد کے نیچے خون کی نالیوں کا ایک جال بنا ہوا ہوتا ہے جو اس کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرتا رہتا ہے اور اسے بہت دیر تک آہستہ آہستہ رفتار میں تیرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے قدرت کی اس عطا پر یہ مچھلی دوسری اقسام سے مختلف نظر آتی ہے۔ اور اسی خصوصیت کی بناء پر یہ مچھلی 14 ڈگری سینٹی گریڈ کے ٹھنڈے پانی میں بھی اپنے جسم کی حرارت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ سمندروں میں دور دراز سفر کرتی رہتی ہے اور ٹھنڈے پانیوں سے معتدل سمندروں کا رخ کرتی ہے۔

بلیوفن ٹونا کی جلد تو سلور ہوتی ہے لیکن اس کے پَر زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کی جلد پر ہلکے گہرے سلور نشان یا لکیریں ہوتی ہیں۔ اس مچھلی کی سات بنیادی اقسام ہیں جن میں کچھ چھوٹی اور کچھ بہت بڑی ہوتی ہیں۔ بلیوفن ٹونا سب سے بڑی مچھلی ہے جو چودہ فٹ تک لمبی ہو جاتی ہے اور اس کا زیادہ سے زیادہ وزن 800 کلوگرام تک ہوتا ہے۔

جاپان اس مچھلی کا سب سے زیادہ شکار کرنے والا ملک ہے جو آسٹریلیا کے سمندروں سے آسٹریلیا کی اجازت کے ساتھ، سائنسی و تحقیقی تجربات کے لئے اس مچھلی کا شکار کرتا ہے۔ آسٹریلیا نے 400 سے 1500 ٹن تک اس مچھلی کے شکار کی اجازت دے رکھی ہے۔

جاپان میں یہ مچھلی سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہے اور اسے غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مچھلی سے بننے والی ایک ڈش جسے SASHIMI کہا جاتا ہے بہت زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ اور مہنگی ترین ڈش ہے۔ ایک مچھلی سے ہی ایک لاکھ امریکن ڈالرز کی آمد ہو جاتی ہے۔

گزشتہ بیس سالوں سے اس مچھلی کا کثرت سے شکار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت یہ مچھلی 11 ہزار پانچ سو ٹن سالانہ پکڑی جاتی ہے۔ اور اب اس کی تعداد کم ہونے کے خطرات بڑھ رہے ہیں۔ جاپان، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا اس بات کے حق میں ہیں کہ تجرباتی طور پر بھی اس مچھلی کا شکار بند ہو جانا چاہئے۔

(ماخوذ: روزنامہ "The Age" 14، 19 اپریل 2001ء)

پارکنگ کا مسئلہ

ایک مسئلہ جو دنیا کی اکثر حکومتوں کو پریشان کر رہا ہے وہ پارکنگ کا مسئلہ ہے۔ شہروں کے پر ہجوم علاقوں میں سڑکیں ضرورت کی نسبت تنگ ہیں اور گاڑیاں ہیں کہ مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ وہ شاہراہیں جو چند سال قبل بڑی وسیع اور فراخ دکھائی دیتی تھیں اب وہ گھٹی گھٹی نظر آتی ہیں۔

اس مسئلہ کی تہہ میں اتریں تو کئی عوامل کار فرما ہیں جن کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا نہ ماضی کی حکومتوں کو اور نہ آج کی حکومت کو۔

ترقی یافتہ قوموں نے جدید سائنسی طریقے اختیار کر کے اس مسئلہ پر قابو پانے کی کوشش کی ہے۔ وہ پوری طرح اس میں کامیاب نہیں ہوئیں تاہم اس کی شدت کم ہو رہی ہے۔ پسماندہ ممالک ان طریقوں کی پیروی نہیں کر سکتے تاہم حکومت ایسے منصوبے اور پروگرام بنا سکتی ہے کہ کم از کم مستقبل قریب میں اس قسم کے مسائل پیدا نہ ہوں۔ اور زندگی ہموار طریق پر چلتی رہے۔

اس ضمن میں ایک ضروری بات ان حضرات سے کہنا چاہتے ہیں جو ایسی سڑکوں پر گاڑی کے ذریعہ آتے ہیں۔ لیکن بے ہنگم پارکنگ کی وجہ سے سارے لوگ ہی مشکلات کا شکار ہیں۔

بعض لوگ تو ایسے مقامات پر گاڑی کھڑی کر دیتے ہیں کہ دکانوں اور مکانوں کا رستہ بند ہو جاتا ہے۔ پیدل چلنے والے بھی سخت مشکل کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے جھگڑے اور شکر رنجیاں بھی جنم لیتی ہیں۔ اسی طرح ایک گاڑی جو غلط جگہ پر پارک کی گئی ہے اس کے آگے اور پیچھے مزید گاڑیاں رک جاتی ہیں اور ان میں سے کوئی گاڑی نکالنا ممکن نہیں رہتا۔

خاص طور پر اجتماعی پروگراموں کے موقع پر پارکنگ کے مسائل غیر معمولی طور پر اٹھتے ہیں اور بعض دفعہ ہنگامی حالات میں کوئی گاڑی باہر نکالنا کارے دارد ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات مریض جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں۔

اس لئے اگر پارکنگ کے کم از کم اصولوں کا بھی خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

1۔ گاڑی پارک کرتے ہوئے خیال رکھیں کہ دکان یا مکان کا راستہ بند نہ ہو۔

2۔ حتی الامکان سڑک سے گاڑی ہٹا کر کھڑی کی جائے۔

3۔ سڑک کے اوپر یا کناروں پر جو گاڑیاں کھڑی کی جائیں ان کو جلد سے جلد وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی جائے۔

4۔ اگر کوئی گاڑی غلط پارک ہو تو اس کی تقلید نہ کی جائے۔

یہ چند آسان مشورے امید ہے کئی مشکلات دور کرنے میں ممد و معاون ہوں گے۔

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم فرید احمد نوید صاحب استاذ الجامعہ احمدیہ اور رشیقہ احمد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں ولید احمد (عمر 5 سال) اور طلحہ احمد (عمر ساڑھے تین سال) کے بعد بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچی کا نام سائرہ نوید عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مغفور احمد صاحب منیب مربی سلسلہ کی نواسی اور ڈاکٹر نذیر احمد ساجد صاحب مرحوم سابق پرنسپل طبیہ کالج کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

تقریب نکاح وشادی

مکرم قیصر بشیر صاحب ولد بشیر احمد صاحب (مرحوم) مدرسہ چٹھہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ نینا اگروال صاحبہ بنت بھگوت سرن اگروال (جو کہ ہندوازم سے بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئیں) مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم اطہر حفیظ صاحب فراز مربی سلسلہ وزیر آباد نے 24 اگست 2001ء کو بعد از نماز جمعہ احمدیہ بیت الذکر وزیر آباد میں پڑھا۔ مورخہ 2 اگست بروز بدھ شادی کی تقریب ہوئی اور شام 4:30 بجے دعوت ولیمہ ہوئی۔ مکرم قیصر بشیر صاحب' مکرم بشیر احمد صاحب کے بیٹے ہیں جو کہ 1974ء کے فسادات میں راہ مولا میں قربان ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد اقبال بٹ صاحب ساکن چک نمبر 2- گھگھ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ مورخہ 28- اگست 2001ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں آپ کی عمر 50 سال تھی آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا 29 اگست کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے شوہر مکرم محمد اقبال بٹ صاحب 1984ء میں وفات پا گئے تھے پسماندگان میں آپ نے 3 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے ایک بیٹا واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور علی علیین میں داخل فرمائے۔ آمین

اظہار تشکر اور درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریر کرتے ہیں کہ ماہ جون میں خاکسار کی اہلیہ کی وفات پر اندرون و بیرون ملک دونوں اطراف سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے جو غمزدہ دلوں کو سکون پہنچانے کا موجب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ عاجز نے کوشش کی ہے کہ ہر خط کا جواب دیا جائے تاہم اگر کسی خط کا جواب سہواً نہیں بھجوایا جاسکا تو وہ ان سطور کے ذریعہ عاجز کا دلی شکریہ قبول فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے قرب خاص میں درجات کی بلندی سے نوازے اور غمزدہ دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں ربوہ کی ایک ہونہار واقف نو عزیزہ شگفتہ انجم بنت چوہدری محمد رفیق صاحب محلہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف نے امسال میٹرک کے امتحان میں نصرت جہاں اکیڈمی کی طرف سے انگلش میڈیم سائنس گروپ میں 753/850 نمبر حاصل کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم صاحبزادہ سید منور احمد لطیف [illegible] سید [illegible] احمد لطیف ولد صاحبزادہ سید [illegible] لطیف صاحب راولپنڈی کے نکاح بالترتیب [illegible] سیدہ رافعیہ بخاری و سیدہ عالیہ بخاری دختران سید رشید [illegible] ولد سید گلزار احمد شاہ صاحب مرحوم (آف کھاریاں) فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 3 ستمبر 2001ء کو مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ نے مبلغ 1,50,000- 1,50,000 روپیہ حق مہر [illegible] بیت "المہدی" میں بوقت مغرب پڑھے۔ صاحبزادگان مذکور محترم صاحبزادہ حضرت سید عبداللطیف (قربان راہ مولا) کابل کے پڑپوتے اور صاحبزادہ سید طیب لطیف کے نواسے ہیں۔ اسی طرح دختران مذکور حاجی سید شاہنواز (رفیق مسیح موعود) کھرڑ ضلع انبالہ کی پڑپوتیاں اور سید گلزار احمد شاہ مرحوم کھاریاں کی پوتیاں ہیں اور حمید اللہ قریشی صاحب کی بھانجیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین [illegible]

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 26 ستمبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-00 a.m	ایم ٹی اے ناروے
1-20 a.m	بنگالی ملاقات
2-20 a.m	طب کی باتیں
2-55 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
3-55a.m	فرانسیسی پروگرام
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-05 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-35 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-35 a.m	اردو اسباق نمبر 65
9-55 a.m	لقاء مع العرب نمبر 394
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی پروگرام
1-05 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
1-35 p.m	انٹرویو: رزاق محمود طاہر صاحب
2-05 p.m	لقاء مع العرب نمبر 394
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	چلڈرنز کارنر
4-40 p.m	اردو اسباق
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-35 p.m	بنگالی پروگرام
6-35 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 209
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-40 p.m	اردو اسباق نمبر 65
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

جمعرات 27 ستمبر 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب نمبر 394
1-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-30 a.m	انٹرویو
3-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-05 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-35 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات

باقی صفحہ 8 پر

دست، پیچش، مروڑ، گیس کی بہترین دوا
اسہال۔ پیچش GHP-324/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

بقیہ صفحہ 4

یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ مبارک احمد کا مرنا ہمارے واسطے سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالیٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار (-) کیا ہے۔ اور فتح و نصرت کے وعدے دیئے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ والدہ مبارک احمد نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد مر جائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 323)

قبولیت دعا کے لئے

صبر شرط ہے

حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی شناخت کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ اور تکلیفیں ہیں۔ مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا شعر کہا ہے۔

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود و لیک بخون جگر شود

(یعنی لوگ کہتے ہیں کہ مقام صبر میں ایک عام پتھر لعل بن جاتا ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے لیکن یہ ایسی مشقت سے ہوتا ہے جس میں گویا خون جگر بہایا جائے۔)

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے .... اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس وہ اس کو بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 151)

☆☆☆☆

خبریں

ربوہ: 21 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 20 زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 22- ستمبر- غروب آفتاب: 6-08

☆ اتوار 23- ستمبر - طلوع فجر: 4-33

☆ اتوار 23- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-54

اسامہ افغانستان چھوڑ دیں

افغان شوریٰ نے طالبان انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو رضا کارانہ طور پر افغانستان چھوڑنے کا کہیں۔ سینکڑوں علماء کی متفقہ قرارداد اب ملا عمر کو بھیجی جائے گی جو جلد ہی حتمی فیصلہ کریں گے۔ نائب وزیر تعلیم نے بتایا کہ علماء نے ایک اور قرارداد بھی منظور کی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر امریکہ افغانستان پر حملہ کرتا ہے تو جنگ کی جائے گی۔ افغان حکومت کو مزید کہا گیا کہ وہ اسامہ بن لادن کو مناسب وقت اور اپنی مرضی سے افغانستان چھوڑنے کا کہیں۔

امریکہ نے فیصلہ مسترد کر دیا

امریکہ نے افغانستان کی مجلس شوریٰ کے علماء کی جانب سے اسامہ بن لادن کو رضا کارانہ طور پر ملک چھوڑنے کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے اپنا مطالبہ دہرایا ہے کہ اسامہ کو ذمہ دار حکام کے حوالے کیا جائے۔ واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے کہا کہ یہ وقت الفاظ کا نہیں بلکہ ایکشن کا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ مجلس کے اس فرمان سے امریکہ کا مطالبہ پورا نہیں ہوتا۔

امریکی پابندیوں کے خاتمے کا فیصلہ

امریکہ پاکستان پر عائد پابندیاں اٹھانے کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ اخبار فنانشل ٹائمز کے مطابق اس سلسلے میں ایک تجویز کانگرس کی خارجہ تعلقات کمیٹی میں پیش کی جا رہی ہے اس تجویز کے مطابق بھارت پر پابندیاں بھی اٹھالی جائیں گی۔ یہ تجویز پاکستان کی طرف سے دہشت گردی کے خلاف مہم میں شمولیت کے سلسلہ میں ایک واضح ترغیب ہے۔ جس کا مقصد صدر بش کی طرف سے پاکستان کو اپنے اتحادیوں میں شامل کرنا ہے۔

امریکی جنگی طیارے اور فوجیں روانہ

امریکی محکمہ دفاع نے جنگی ہوائی جہازوں کو خلیج میں واقع فضائی اڈوں کی طرف پرواز کا حکم دے دیا ہے۔ لڑاکا طیاروں کے ساتھ ائرفورس کا ائر کنٹرولر ڈیپارٹمنٹ بھی جا رہا ہے جو طیاروں میں ایندھن دوبارہ بھرنے کے نظام کو مربوط بنائے گا۔ اس آپریشن کا نام آپریشن انفنٹ جسٹس رکھا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں 100 جنگی طیارے اور 75 ہزار ریزرو امریکی فوجی خلیجی علاقوں کی طرف روانہ کئے گئے ہیں اس کے علاوہ طیارہ بردار بحری بیڑہ روز ویلٹ بھی حرکت میں آ گیا ہے۔ یاد رہے کہ خلیجی ریاستوں اور بحیرہ عرب میں پہلے بھی امریکہ کے 2 بحری بیڑے اور ہزاروں امریکی فوجی موجود ہیں۔ دوسرے مرحلے میں مزید فوجی بھیجے جائیں گے۔

امریکہ ثبوت دے اور مقدمہ چلالے

اسامہ بن لادن نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ میرے خلاف ثبوت سامنے لے آئے تو میں خود پر مقدمہ چلانے کے لئے تیار ہوں۔ بی بی سی نے طالبان کے حوالے سے بتایا کہ اسامہ نے پیشکش کی ہے کہ امریکہ میرے خلاف مقدمہ چلالے۔

قبائلی رہنماؤں کی صدر سے ملاقات

بلوچستان اور شمالی علاقہ جات کے نمائندوں نے امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف حکومت کی پالیسیوں اور فیصلوں پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ قبائلی رہنماؤں نے چیف ایگزیکٹو ہاؤس میں صدر جنرل مشرف سے ملاقات کی اس ملاقات سے قبل قبائلیوں کا جرگہ منعقد ہوا۔ جنرل مشرف نے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ عظیم تر مفاد میں اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملکی سلامتی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرے گی۔

بھارت زہریلا پروپیگنڈہ بند کرے

پاکستان نے کہا ہے کہ 1971ء جیسی غلطی دہرانے سے بدترین نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ اگر اکیلا پاکستان پوری دنیا کا مقابلہ کرے گا تو نتائج سب کو معلوم ہیں۔ امریکہ کو چاہئے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف ایکشن سے قبل دہشت گردوں کا حتمی تعین کرنے کے لئے ٹھوس ثبوت اور ذمہ داری کے تعین پر عالمی برادری کو اعتماد میں لے۔ ثبوت کے ساتھ ذمہ داری کا تعین کئے بغیر کوئی اقدام منصفانہ نہیں ہو سکتا۔ صدر مشرف نے قوم سے کچھ نہیں چھپایا۔ بھارتی میڈیا کی طرف سے پاکستان کے خلاف جاری مسلسل پراپیگنڈہ ہمارے لئے پریشانی کا باعث ہے پاکستان آج بھی بھارت کے ساتھ امن چاہتا ہے۔ پاکستان کا یہ مطالبہ ہے کہ بھارت زہریلا پراپیگنڈہ بند کردے۔

مشرف نے تعاون کی پیشکش کر کے دلیرانہ موقف اپنایا

امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے پاکستانی صدر جنرل مشرف کی تقریر کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو تعاون کی پیشکش کر کے انہوں نے دلیرانہ موقف اپنایا۔ امریکی صدر نے کہا کہ صدر مشرف نے یہ کہہ کر کہ وہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اسامہ بن لادن سے نمٹنے کے لئے ہر ممکن مدد دے گا' دلیرانہ موقف اختیار کیا۔ مزید کہا کہ ہم مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں نہ ہی مذہب کی جنگ لڑنے میں کوئی دلچسپی ہے۔

طالبان نے اسامہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا

وزارت خارجہ کے ترجمان نے اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت پاکستان کو افغانستان کی طرف سے اسامہ بن لادن کے بارے میں کسی فیصلے سے سرکاری طور پر آگاہ نہیں کیا گیا۔ کابل میں پاکستانی سفارتخانے سے بھی ابھی کوئی رابطہ نہیں کیا گیا۔ جب صورتحال واضح ہو جائے گی تو اس بارے میں کوئی تبصرہ کیا جائے گا۔ مزید کہا گیا کہ پاکستان امن چاہتا ہے۔ امریکہ کو اسامہ کے خلاف ثبوت پیش کرنے چاہئیں۔

نئی جنگ اور خلیج فارس میں امریکی طیاروں کی پروازیں

سی این این کے مطابق امریکہ کے لڑاکا بمبار طیارے خلیج فارس میں امریکی اڈوں پر پہنچ چکے ہیں جہاں سے وہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نئی جنگ میں حصہ لیں گے۔ بیان کیا گیا کہ اسامہ کے کیمپوں پر حملے کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ برطانیہ بھی اپنی فوجیں بھیج رہا ہے۔ جرمنی نے کہا ہے کہ وہ امریکہ کی کسی غیر ضروری مہم جوئی میں حصہ نہیں لیں گے اور چین کا موقف ہے کہ امریکہ مناسب رویہ اپنائے۔

امریکہ کو کچھ سوالوں کے جواب دینا ہوں گے

روس نے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں غیر مشروط طور پر شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ تاہم یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ امریکہ کی جوابی کارروائی میں کیا مدد کرے گا روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ سابق روسی ریاستوں کے اڈوں کے استعمال سے قبل امریکہ کو روس کے بہت سے سوالات کے جواب دینا پڑیں گے

بقیہ صفحہ 7

6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m ہنر
7-00 a.m ہومیوپیتھی کلاس
8-05 a.m آئینہ
8-30 a.m حضور کی مجلس سوال و جواب
9-35 a.m چائنیز سیکھئے
10-00 a.m اردو کلاس
11-05 a.m تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
11-55 a.m سندھی پروگرام
1-00 p.m آئینہ
1-25 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-00 p.m اردو کلاس
2-55 p.m انڈونیشین سروس
4-25p.m چائنیز سیکھئے
5-05 p.m تلاوت۔ خبریں
5-35 p.m بنگالی سروس
6-45 p.m حضور کی مجلس سوال و جواب
8-00 p.m ہومیوپیتھی کلاس
9-05 p.m چلڈرنز کارنر
9-35 p.m چائنیز سیکھئے
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m تلاوت
11-15 p.m فرانسیسی پروگرام

F.Sc./I.C.S و میٹرک کے طلباء و طالبات
کمپیوٹر، میتھ، فزکس، کیمسٹری،
بیالوجی اور انگلش کوچنگ کے لئے
نہایت تجربہ کار اور اعلیٰ کوالیفائیڈ اساتذہ سے استفادہ کریں
اور امتحانات میں اعلیٰ کامیابی حاصل کریں
طالبات کے لئے الگ وقت میں الگ کلاسز
کلاسز شروع ہیں
ایکس AICS 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
انسٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس فون: 213694،211668

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

مشورہ مفت
دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

صحت صرف معیاری ادویات کے ساتھ
بااعتماد ہومیوپیتھک جرمن و لوکل ادویات مثلاً پوٹینسیز۔ مدر ٹنکچرز بائیوکیمک ادویات نیز گولیاں۔ ٹکیاں شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب بہتر معیار اور مناسب قیمت کے ساتھ 40 سال سے آپ کی خدمت میں کوشاں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61